جلد ۳۵ | ۲۴ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | یکم ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۳ ماہ صلح - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۵ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

قادیان ۲۳ ماہ صلح - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

جناب پروفیسر مارڈل صاحب ایف آر ایس جو انڈین سائنس کانگرس کے نمائندہ اور کیمبرج یونیورسٹی میں شعبہ ریاضی کے ہیڈ ہیں کل ۱۲ بجے دوپہر انگریزی میں تقریر کرینگے احباب استفادہ فرمائیں ؛

خطبہ جمعہ

مضافات قادیان میں تبلیغی جدوجہد

ہر ایک گاؤں میں احمدیت کا بیج بو دیا جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۷ء

مرتبہ - مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے جماعت کو عموماً اور جماعت قادیان کو خصوصاً تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس وقت تبلیغ کے لئے کوئی ایسی تنظیم نہیں کی گئی۔ جس سے مفید نتائج نکل سکیں۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ اگر صحیح طور پر یہ کام کیا جاتا۔ تو اس کے بہتر نتائج نکل سکتے تھے۔ دنیا میں بہت سے لوگ اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ ممکن بات وہ ہے جو فوراً ہو جائے۔ اور جو فوراً نہ ہو سکے وہ ممکن نہیں۔ حالانکہ جو چیزیں بالکل ممکن ہوتی ہیں وہ بھی ایک وقت چاہتی ہیں۔

غیر مانوس خیالات

اور ایسے علوم جن سے لوگ مانوس نہیں ہوتے۔ وہ آہستہ آہستہ ہی دلوں میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ جو بات ممکن ہو اسے لوگ فوراً ہی ماننے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مثلاً ساری دنیا پہاڑوں کو مانتی ہے۔ کہ دنیا میں پہاڑ پائے جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ یہاں سے دس میل پر ایک پہاڑ نکل آیا ہے۔ تو کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ تمام لوگ اس بات کے سنتے ہی مان جائینگے۔ نہیں بلکہ پہلے اس کو دیکھنے کی کوشش کرینگے۔ پہلے اس کو ایک دو آدمی دیکھنے کے لئے جائینگے۔ پھر پانچ دس دیکھنے کے لئے جائینگے۔ پھر پندرہ بیس دیکھنے کے لئے جائینگے۔ اور جب یہ لوگ آکر بیان کرینگے کہ واقعہ میں فلاں جگہ پہاڑ ہے۔ تو پھر آہستہ آہستہ وہ لوگ بھی جنہوں نے پہاڑ نہیں دیکھا ہوگا

مان جائینگے

ہم میں سے ہر ایک نے لنڈن نہیں دیکھا ہم میں سے ہر ایک نے یورپ نہیں دیکھا۔ ہم میں سے ہر ایک نے عرب نہیں دیکھا۔ ہم میں سے ہر ایک نے مکہ نہیں دیکھا۔ ہم میں سے ہر ایک نے حج نہیں کیا لیکن ہر مسلمان حج اور مکہ کا قائل ہے۔ اور اب ہر انسان یورپ کا قائل ہے۔ لیکن ابتدا میں ہر شخص یورپ کا قائل نہ تھا۔ بلکہ پہلے پہلے جب یورپین علاقوں کے لوگ مشرقی ممالک میں آئے۔ تو لوگوں نے ان کو

پریاں اور دیو

سمجھا۔ اور ان علاقوں کو پرستان سمجھا یہ لوگ ٹھنڈے ملکوں کے رہنے والے تھے۔ اور ٹھنڈے ملکوں کے لوگ عام طور پر مضبوط قد آور اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس لئے ایشیا کی نچلی بستیوں کے لوگوں نے ان کو پریاں اور دیو خیال کیا۔ ایران اور عراق کے لوگ چونکہ ان کے ملکوں سے آنے جانے کے راستے نہ جانتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں کے متعلق وہ یہی سمجھتے۔ کہ یہ کہیں غائب ہو جاتے ہیں۔ اور یورپ کی سفید رنگ کی عورتیں جب ان کے ملک میں آتی تھیں۔ تو عراق اور ایران والے انہیں پریاں تصور کرتے تھے۔ چونکہ انہیں ان کے علاقوں کا علم نہ تھا۔ اس لئے وہ جرمنی والوں۔ فرانس والوں اور روس کے لوگوں کا نام پریاں اور دیو رکھتے تھے۔ جب ان علاقوں کا لوگوں کو علم ہو گیا۔ تو ان دیوؤں میں سے کچھ انگریز بن گئے۔ کچھ فرانسیسی بن گئے۔ کچھ جرمن بن گئے۔ کچھ روسی بن گئے جب تک ان علاقوں کا علم نہ تھا۔ اس وقت تک ان کا قائل کرنا مشکل تھا۔ پس غیر مانوس باتیں آہستہ آہستہ ہی ذہنوں میں داخل ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ جو لوگ

قادیان کے اردگرد

رہتے ہیں۔ انکو ہماری باتوں کے متعلق پورے طور پر علم ہو چکا ہے۔ ہم سے باہر رہنے والے تو الگ رہے کئی لوگ باوجود ہمارے درمیان رہنے کے پھر بھی ہماری باتوں کے متعلق بہت کم علم رکھتے ہیں۔ وہ ہمارے محلوں میں رہتے ہوئے ایسی ایسی باتیں سوچتے ہیں۔ کہ حیرت آتی ہے۔ ایک عورت ہمارے گھروں میں ملازمہ تھی۔ اس کے لڑکے کا نام لیکھرؔ تھا۔ وہ پہلے احمدی نہ تھا آخری عمر میں احمدی ہو گیا تھا۔ وہ لنگر خانہ میں کام کیا کرتا تھا۔ وہ عورت مختلف احمدی گھروں میں کام کرتی رہی مگر زیادہ تر حضرت خلیفہ اول رضؓ کے گھر میں کام کرتی تھی۔ حضرت خلیفۂ اول رضؓ کے گھر میں ایک یتیم لڑکی تھی۔ جس کا نام احمدی تھا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آرہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں۔

اس عورت نے یہ سوچا۔ کہ میں اپنے لڑکے کے لئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے اس لڑکی کا رشتہ مانگوں۔ چنانچہ ایک دن کام کاج سے فارغ ہو کر وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ اور کہنے لگی کہ میں اتنی مدت سے آپ کے پاس کام کر رہی ہوں۔ اور میرا لڑکا بھی آپ کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ میرے لڑکے کی اس لڑکی سے شادی ہو جائے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ لڑکی تو احمدی ہے۔ مطلب یہ کہ احمدی لڑکی کا غیر احمدی لڑکے سے بیاہ نہیں ہو سکتا۔ وہ عورت بیس سال سے احمدیوں کے گھروں میں کام کرتی آرہی تھی۔ لیکن اسے یہ بھی علم نہ تھا۔ کہ احمدی کسے کہتے ہیں۔ اور غیر احمدی کسے کہتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول کا جواب سنکر کہنے لگی۔ ایہہ کیہڑی گل اے۔ تے

منڈا وی احمد ہو جائے گا

یعنی یہ کونسی ایسی بڑی بات ہے۔ لڑکا بھی احمد بن جائے گا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ شاید حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو لیکرا نام پسند نہیں۔ اس لئے اس نے کہا۔ اگر لیکرا نام اچھا نہیں۔ تو لڑکے کا نام بھی احمد رکھ لیں گے۔ اب دیکھو وہ بیس سال سے احمدیوں کے درمیان رہتی آرہی تھی۔ لیکن اسے یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ احمدی اور غیر احمدی کسے کہتے ہیں۔ اسی طرح

ایک خادمہ

ہمارے ہاں کام کرتی تھی۔ ایک دن کسی نے بتایا۔ کہ وہ کہتی ہے۔ کہ احمدی نمازیں نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا کہ اسے نظر نہیں آتا۔ ہمارے گھر میں روزانہ نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ اس کا خیال ہے۔ کہ یہ نمازیں مجھے دکھانے کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔ ورنہ اصل میں احمدی لوگ نمازیں نہیں پڑھتے۔ گویا ہمارے گھر کے تمام افراد اس ایک

خادمہ کو دکھانے کے لئے نمازیں

پڑھتے تھے۔ وہ عورت کوئی مولوی نہ تھی۔ نہ ہی اسے کوئی دینی علم تھا۔ بلکہ سنی سنائی باتوں کی وجہ سے اس کے دل میں ایک مخالف جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اسی طرح قادیان کے ارد گرد کے لوگوں کے متعلق یہ سمجھنا کہ چونکہ وہ ہمارے قریب رہتے ہیں۔ اس لئے وہ ہماری باتوں کو سمجھتے ہوں گے یہ صحیح نہیں۔

بلکہ ان کے قریب ہونے کی وجہ سے ان کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ مشکلات ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو چیز روزانہ انسان کے سامنے آتی رہے۔ اس کے متعلق انسان کو جستجو نہیں رہتی۔ کئی دفعہ لوگ جب مجھے ملنے کے لئے آتے ہیں۔ تو ساتھ اپنے بچوں کو بھی لاتے ہیں۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ میں نے بچے کو دیکھ کر کہا۔ یہ تو بھینگا ہے۔ اور ماں باپ جن کے پاس وہ دن رات رہتا ہے۔ ان کو بھی میرے کہنے کی وجہ سے توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں پہلے کبھی یہ احساس نہیں ہوا۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ چونکہ بچہ ہر وقت والدین کے پاس رہتا ہے۔ اس لئے انہیں زیادہ غور کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

یہ ایک مسلم امر ہے

کہ جو چیز ہر وقت انسان کے سامنے رہے۔ اس کے متعلق جستجو کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔ دور کے لوگوں کے لئے احمدیت ایک اجنبی چیز ہے۔ جب احمدیت کا ذکر آتا ہے۔ تو لوگ پوچھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ احمدی کون ہوتے ہیں دوسرے کہتے ہیں کہ جنہیں لوگ مرزائی کہتے ہیں۔ پھر وہ پوچھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ مرزائی کون ہوتے ہیں۔ تو وہ لوگ کہتے ہیں۔ جنہیں لوگ قادیانی کہتے ہیں۔ اسی طرح ہر دفعہ جب بھی احمدیت کا ذکر ان کے سامنے آتا ہے۔ تو ان کے دلوں میں

نئے نئے سوالات

پیدا ہوتے ہیں اور وہ پوچھنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ لوگ پاس رہتے ہیں۔ اس لئے جب ان کے سامنے احمدی یا مرزائی کا لفظ آتا ہے۔ تو انہیں تجسس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اور ان کے کان اس لفظ کے بار بار سننے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں پتہ ہے کہ احمدی کون ہوتے ہیں۔ گویا باوجود نہ جاننے کے وہ جاننے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ دوسروں کی نسبت

ہدایت سے زیادہ محروم

ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت گجرات۔ جہلم اور گوجرانوالہ کے لوگ احمدیت کے متعلق زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے لئے احمدیت نئی چیز ہے۔ اس لئے ہمیں ارد گرد کے علاقوں میں تبلیغ کے لئے

بہت زیادہ توجہ کی ضرورت

ہے۔ لیکن تبلیغ کسی اصول کے ماتحت ہونی چاہیئے۔ کام کا موجودہ طریق کسی اصول کے ماتحت نہیں اگر کام کسی اصول کے ماتحت ہوتا۔ تو اس سے کہیں زیادہ کامیابی کے آثار ہوتے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اتنے عرصے میں کامیابی ضروری ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ اس میں تین چار سال لگ جائیں گے۔ لیکن کم از کم

کامیابی کے آثار

تو ظاہر ہونے چاہئیں۔ موجودہ صورت میں تو مجھے وہ آثار بھی نظر نہیں آتے۔ مثلاً میں زمیندار ہوں۔ میں نے آموں کے باغ لگوائے ہیں۔ میں نے اپنے باپ دادا کے لگائے ہوئے باغ دیکھے ہیں۔ میں یہ جانتا ہوں۔ کہ چھ سات سال کے بعد آم کا درخت پھل لاتا ہے۔ اگر میں آم کا درخت لگتے ہی یہ فیصلہ کر دوں۔ کہ اس نے ابھی تک پھل کیوں نہیں دیا۔ تو یہ بات درست نہیں ہو گی۔ لیکن اگر میں دیکھوں۔ کہ ایک شخص مکان کی چھت پر آم کا پودا لگا رہا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ مکان کی

چھت پر آم کا پودا

پھل نہیں لائے گا۔ تو میں اسے بتا سکتا ہوں۔ کہ مکانوں کی چھتوں پر آم کے درخت نہیں لگ سکتے۔ اور تمہارا طریق آم لگانے کا درست نہیں۔ اسی طرح میں یہ جانتا ہوں۔ کہ اتنی جلدی کامیابی مشکل ہے۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ اگر صحیح طور پر کام کیا جاتا۔ تو یقیناً موجودہ حالت سے بہت بہتر نتائج متوقع ہوتے۔ پس جماعت میں احساس پیدا کرنے کے لئے میں نے اس

طوعی تحریک

کو اب ایک رنگ میں جبری کر دیا ہے۔ جہاں تک طوعی تحریک تھی۔ اس کے نتائج اچھے نہیں نکلے۔ اس لئے میں اس کا ایک حصہ جبری طور پر چلانا چاہتا ہوں۔ اور میں یہ کام اپنی نگرانی میں کرانا چاہتا ہوں۔ تاکہ اسکی صحیح طور پر داغ بیل ڈالی جا سکے۔ میں جماعت کے سامنے اعلان کرتا ہوں۔ کہ تمام محلوں میں سے ان کی آبادی کا

دو فی صدی آدمی

اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس وقت قادیان کی احمدی آبادی کا اندازہ بارہ اور چودہ ہزار کے درمیان ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ اتنا ضرور ہو گا۔ کیونکہ قادیان کے ووٹروں کی تعداد ۷۰۰۰ ہے۔ اس میں سے چار پانچ سو دوسرے لوگوں یعنی ہندوؤں سکھوں کے ووٹ ہوں گے۔ اور باقی ساڑھے چھ ہزار احمدیوں کے ہوں گے۔ اس لحاظ سے احمدیوں کی آبادی کم از کم تیرہ چودہ ہزار کی بنتی ہے۔ دو فی صدی کا مطلب یہ ہے۔

سو میں سے دو آدمی

اور ہزار میں سے بیس آدمی۔ اور بارہ ہزار میں سے ۲۴۰ آدمی ہو جائیں گے۔ فی الحال میں یہ کام

پریذیڈنٹوں اور تعلیمی اداروں کے سپرد

کرتا ہوں۔ ہم ان سے دو فی صدی کے حساب سے آدمی لے لیں گے۔ خواہ وہ یہ تعداد تحریک کر کے حاصل کریں۔ یا جبری طور پر نام لکھ لیں۔ اگر لوگ اپنے آپ کو خود

درخواست دعا: ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک کی لڑکی عابدہ خانم صاحبہ بیعرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پیش کریں۔ تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ اور زیادہ ثواب کا موجب ہوگا۔ پس یہ تحریک ایک لحاظ سے طوعی بھی ہے۔ اور ایک لحاظ سے جبری بھی۔ تعلیمی ادارے یعنی مدرسہ احمدیہ جامعہ احمدیہ۔ ہائی سکول اور کالج ان چاروں انسٹی ٹیوشنز کے

پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر

اپنی اپنی آبادی کے مطابق دو فیصدی آدمی پیش کریں۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید بھی اپنے آدمیوں میں سے دو فیصدی پیش کرے۔ ہم ان لوگوں سے ایک ایک ماہ کام لیں گے۔ اور جس مہینہ چاہیں گے کسی آدمی سے کام لے لیں گے۔ اور جہاں چاہیں گے کسی کو مقرر کریں گے۔ اس میں کسی کو بولنے کا اختیار نہ ہوگا۔ ہم نے پہلے دوستوں کو یہ اجازت دی تھی۔ کہ جو مہینہ آپ اپنے لئے پسند کریں۔ اس میں کام کریں۔ لیکن ہمیں اس کا

نہایت تلخ تجربہ

ہوا ہے۔ جب ہمارا آدمی جاتا۔ کہ آپ اس ماہ میں فلاں جگہ تبلیغ کے لئے جائیں۔ تو وہ کہہ دیتے۔ کہ اس مہینہ میں نہیں اگلے مہینہ میں جائینگے۔ جب اگلے مہینہ میں جانے کے لئے کہتے ہیں۔ تو وہ کہتے کہ افسوس! ماہ میں ہمیں کچھ کام ہے۔ اگلے ماہ میں ضرور چلے جائینگے۔ ہم نے اکتوبر سے یہ تحریک شروع کی تھی۔ جب ہم نے اکتوبر میں جانے کے لئے کہا۔ تو نومبر کا وعدہ کیا گیا۔ اور جب نومبر میں جانے کے لئے کہا تو دسمبر میں جانے کا وعدہ کیا۔ جب دسمبر میں جانے کے لئے کہا۔ تو جواب دیا گیا۔ کہ اس وقت کچھ

ضروری کام

ہیں۔ اگلے مہینہ میں دیکھا جائے گا۔ میرا خیال ہے۔ کہ اسی طرح باقی مہینے بھی گزر جائینگے۔ ان لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جو دل سے بزدل تھا۔ لیکن اپنے آپکو بہادر ظاہر کرنے کے لئے اسے شیر گدوانے کا شوق آیا۔ اس زمانہ میں نائی جراحی وغیرہ کا کام کرتے تھے۔ وہ نائی کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا کہ میرے سے میرے کندھے پر

شیر گود دو

نائی اس کا کندھا ننگا کرکے اس پر شیر گودنے لگا۔ وہ تھا اصل میں بزدل لیکن اپنے آپکو بہادر ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ نائی نے جب کندھے پر سوئی ماری۔ تو اس کے مونہہ سے اُف نکل گئی۔ اور نائی سے پوچھنے لگا۔ کہ کیا گودنے لگے ہو۔ اس نے کہا شیر کا دایاں کان گودنے لگا ہوں۔ اس پر اس نے نائی سے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ اگر شیر کا دایاں کان کٹا ہوا ہو تو پھر بھی شیر رہتا ہے یا نہیں۔ نائی نے کہا ہاں شیر تو پھر بھی رہتا ہے۔ اس نے کہا اچھا دایاں کان چھوڑ دو۔ اور آگے چلو۔ نائی نے پھر سوئی ماری۔ پھر اسے تکلیف ہوئی۔ اس نے پھر پوچھا اچھا اب کیا گودنے لگے ہو۔ نائی نے کہا۔ اب بایاں کان گودنے لگا ہوں۔ اس پر وہ بولا۔ اچھا اگر شیر کے دونوں کان کٹے ہوئے ہوں۔ تو پھر بھی شیر شیر رہتا ہے یا نہیں۔ نائی نے کہا ہاں شیر تو پھر بھی رہتا ہے۔ اس پر وہ بولا اچھا اسے بھی چھوڑ دو۔ اور آگے چلو۔ نائی نے پھر تیسری دفعہ سوئی ماری

پھر اس کی چیخ نکل گئی

پھر نائی سے پوچھنے لگا۔ اب کیا گودنے لگے ہو۔ اس نے کہا اب شیر کا دایاں پیر گودنے لگا ہوں۔ اس پر اس نے کہا اچھا اگر شیر کا دایاں پیر کٹا ہوا ہو تو پھر بھی شیر رہتا ہے یا نہیں۔ نائی نے کہا ہاں شیر تو پھر بھی رہتا ہے۔ اس پر اس نے کہا اچھا اسے بھی چھوڑ دو آگے چلو۔ وہ اس طرح کرتا چلا گیا۔

کچھ دیر کے بعد

نائی نے سوئی رکھدی اور الگ ہو کر بیٹھ گیا۔ اس شخص نے نائی سے پوچھا۔ کہ کام چھوڑ کر بیٹھ کیوں گئے۔ نائی نے کہا ایک ایک چیز کے بغیر تو شیر باقی رہ جاتا تھا۔ مگر

اب شیر کا کچھ بھی باقی نہیں رہا

اس لئے میرا کام کرنا بے فائدہ ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ وہ وعدہ تو کرتے ہیں۔ لیکن ہر ماہ کہدیتے ہیں۔ کہ اچھا اس ماہ میں تو میں فلاں کام کی وجہ سے نہیں جاسکتا۔ اور اگلے ماہ چلا جاؤنگا۔ مجھے ایسے لوگوں کے متعلق ایک اور مثال یاد آگئی۔ کہتے ہیں کسی پٹھان نے

کچھ خربوزے خریدے

افغانستان کے خربوزے تو بہت میٹھے ہوتے ہیں۔ اور ہندوستان کے خربوزے اتنے میٹھے نہیں ہوتے۔ خریدنے کے بعد اس نے کچھ خربوزے تو کھا لئے۔ اور باقی پر غصہ کی وجہ سے پیشاب کرکے چلا گیا۔ کہ یہ ایسا گندہ خربوزہ ہے۔ کہ اس پر پیشاب کرنا چاہیئے۔ ان پر پیشاب کرنے کے بعد اپنے کام میں لگ گیا۔ کام کرنے کی وجہ سے ورزش ہوئی۔ اور پہلا کھایا ہوا ہضم ہو گیا۔ اور وہ کسی چھوڑ کر خربوزوں کی طرف آیا۔ اور ایک دو چکر کاٹ کر پھر واپس جاکر کام کرنے لگا۔ کہ جن خربوزوں پر میں نے پیشاب کیا ہے ان کو کیسے کھاؤں۔ کچھ دیر کسی چلانے کے بعد

پھر شدید بھوک لگی

آخر کسی رکھ کر خربوزوں کی طرف آیا۔ اور ایک خربوزہ جو ایک طرف پڑا ہوا تھا۔ اسے اٹھالیا۔ اور کہا کہ اس کے متعلق تو مجھے یقین ہے۔ کہ اس پر پیشاب نہیں پڑا۔ اسے چیر پھاڑ کر کھا لیا۔ اور پھر کام میں لگ گیا۔ کچھ دیر کے بعد پھر سخت بھوک لگی۔ پھر خربوزوں کے ارد گرد چکر کاٹا۔ اور پھر ایک خربوزہ اٹھالیا۔ کہ اس پر تو یقیناً پیشاب نہیں پڑا۔ اور اسے بھی کھا لیا۔ اسی طرح

ہر دفعہ

جب اسے بھوک لگتی۔ تو ایک خربوزہ اٹھا لیتا اور کھالیتا۔ آخر ایک ہی خربوزہ رہ گیا۔ جب ایک رہ گیا۔ تو کہنے لگا کہ خربوزوں پر پیشاب تو کیا تھا۔ آخر کسی نہ کسی پر تو ضرور پڑا ہوگا۔ اب اسے کیسے کھالوں۔ پھر خود ہی کہنے لگا۔

خو ہم بھی کتنا بے قوف ہے

جس پر ہم نے پیشاب کیا تھا۔ وہ تو ہم نے کھا لیا ہے۔ اور جس پر نہیں کیا۔ وہ چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ اسے بھی اٹھا کر کھا لیا۔ یہی حال ایسے لوگوں کا ہے۔ نومبر کا مہینہ آیا تو کہدیا ہم دسمبر میں جائینگے۔ دسمبر کا مہینہ آیا تو کہدیا جی ابھی نہیں جنوری میں جائینگے۔ جب جنوری کا مہینہ آیا۔ تو کہدیا جی نہیں ہم فروری میں جائینگے۔ فروری کا مہینہ آئے گا۔

تو کہدینگے جی نہیں۔ ہم مارچ میں جائینگے مارچ کا مہینہ آئے گا تو کہدینگے۔ ہم اپریل میں جائینگے۔ اپریل کا مہینہ آئیگا تو کہدینگے ہم مئی میں جائینگے۔ مئی کا مہینہ آئے گا تو کہدینگے ہم جون میں جائیں گے۔ جون کا مہینہ آئے گا تو کہدینگے۔ ہم جولائی میں جائینگے جولائی کا مہینہ آئیگا تو کہدینگے ہم اگست میں جائینگے اگست کا مہینہ آئیگا تو کہدینگے ہم ستمبر میں جائینگے۔ ستمبر کا مہینہ آئیگا تو کہدینگے ہم اکتوبر میں جائینگے۔ اور جب اکتوبر کا مہینہ آئیگا۔ تو کہدینگے۔ کہ حضرت ہم نے جس مہینہ میں جانا تھا۔ وہ تو

غلطی سے گزر چکا

ہے۔ اب اس مہینہ میں تو ہم جا نہیں سکتے۔ بھلا یہ بھی کوئی انصاف اور تقوے کی بات ہے کہ جو کام تم نے کرنا ہے۔ تم اسے کیوں نہیں کرتے۔ جو مصیبتیں تمہارے لئے ہیں۔ وہ بہر حال تمہیں برداشت کرنی ہونگی۔ تمہارا یہ روز کا وعدے کرنا تو دین کے ساتھ ایک تمسخر ہے۔ پس اب

مہینے وغیرہ کی شرط

کوئی نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ ہمارا کام ہوگا۔ کہ دیکھیں کہ ہم کس ماہ میں کسی سے کام لینا چاہتے ہیں۔ جس ماہ میں ہم چاہیں گے کسی کو بھیج دیں گے۔

ملکانہ کے علاقہ میں

تبلیغ کرنے کے لئے ہم دوستوں کو اطلاع دے دیتے تھے۔ کہ آپ فلاں مہینہ میں ملکانہ پہنچ جائیں۔ اور دوست وقت مقررہ پر اپنی جگہ پر پہونچ جاتے تھے۔ خدا کے فضل سے جماعت نے ارتداد ملکانہ کے زمانہ میں ایسا شاندار کام کیا۔ کہ آج اس بات کو بائیس سال گزر چکے ہیں۔ لیکن آج تک جماعت کے اس کام کی غیروں میں دھوم پائی جاتی ہے۔ اور

یو۔پی اور پنجاب

کے ایسے آدمی جو اس تبلیغ کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اکثر یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ ملکانہ میں جماعت احمدیہ نے کمال کر دیا تھا۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ قربانی ہی دلوں میں اثر کرتی ہے۔ اور قربانی ہی دلوں کو

صداقت کی طرف

کھینچتی ہے۔ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔

کہ سردست محلہ وار فہرستیں تیار ہوں۔ اور محلوں کے پریذیڈنٹ خود ہی آبادی کا اندازہ کرلیں۔ کہ کتنی آبادی ہے۔ اور ہر ایک

محلہ کا پریذیڈنٹ

اس بات کا اپنی فہرست میں ذکر کرے۔ کہ ہمارے محلہ میں اتنی آبادی ہے۔ اس کے لحاظ سے ہم نے اتنے آدمی پیش کئے ہیں۔ اور ان کے نام یہ ہیں۔ جو لوگ انکار کریں۔ ان کے متعلق بھی ہمیں اطلاع دی جائے۔ ہم بہر حال سو میں سے دو آدمی لیں گے۔ محلہ کے پریذیڈنٹ خواہ تحریک کرکے یہ تعداد پوری کریں۔ اور خواہ جبری طور پر یہ تعداد پوری کریں۔ جب یہ

فہرستیں مکمل ہو کر

میرے پاس آجائیں گی۔ میں ان سے کام لینے کے لئے ایک آدمی مقرر کردوں گا۔ جو ان لوگوں سے میری ہدایات کے مطابق کام لیگا۔ میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ علاقہ میں تبلیغ کی ایسے طور پر [illegible] کہ ہماری یہ سکیم جلدی سے جلدی اچھے نتائج پیدا کرسکے۔ اصل چیز تو یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ ہر ایک گاؤں میں احمدیت کا بیج بو دیا جائے۔ جب ہر ایک گاؤں میں

دو دو چار چار احمدی

ہو جائیں گے۔ تو پھر تبلیغ کی ایک رو چل پڑے گی۔ جہاں تک رو پیدا کرنے کا سوال ہے۔ وہ آہستہ آہستہ ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور جب رو چل پڑے۔ تو پھر وہ لوگ اپنے لئے تبلیغ کا خود رستہ بنا لیتے ہیں۔ اور لوگ اس رو کو قبول کرنا شروع کر دیتے ہیں اور وہ زیادہ طاقتور ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ رو رک جاتی ہے۔ کیونکہ پھر کان ان باتوں کو سننے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ پھر کوئی اور طریقہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ جیسے برسات کے بعد سردی۔ سردی کے بعد بہار۔ بہار کے بعد گرمی جس طرح موسم بدلتے رہتے ہیں۔ اسی طرح

تبلیغ کے ذرائع

بھی مختلف اوقات میں بدلتے رہتے ہیں۔ حالات کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے۔ بعض جگہ تبلیغ رکھنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ بعض جگہ مدارس کھولنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اور بعض جگہ لٹریچر تقسیم کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اور بعض جگہ لیکچر دینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ مختلف طبائع مختلف ذرائع سے اثر قبول

کرتی ہیں۔ ایک ہی طریقہ پر کام کرنے سے انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگلے جمعہ سے پہلے پہلے تمام محلوں کے پریذیڈنٹ میرے پاس فہرستیں بھجوا دیں گے۔ آبادی میں مرد عورتیں۔ لڑکے۔ لڑکیاں سب شامل ہوں گی۔ سو سے مراد میری صرف سو مرد نہیں۔ بلکہ سب مرد عورتیں لڑکے لڑکیاں ملاکر سو کی تعداد مراد ہے۔ گویا سو میں سے اگر چالیس عورتیں سمجھ لی جائیں۔ اور پچیس لڑکے سمجھ لئے جائیں۔ کیونکہ ہمارے یہاں لڑکوں کی تعداد زیادہ ہے۔ بہت سے طالب علم باہر سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تو باقی پینتیس ۳۵ مرد رہ گئے۔ گویا اس لحاظ سے میں نے مردوں میں سے

پانچ چھ فی صدی

کے درمیان آدمی طلب کئے ہیں۔ جب ان لوگوں کی فہرستیں ہمارے پاس پہنچ جائیں گی۔ تو ہم ان سے ایسے طور پر کام لیں گے۔ کہ ہماری تبلیغ زیادہ بہتر نتائج پیدا کرسکے۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں اس سکیم میں یہاں کامیاب کردے گا۔ تو پھر بیرونی علاقوں میں بھی یہ طریق رائج کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

آتشزدگی کے حادثہ میں ایک احمدی کی وفات

ہمیں یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا کہ مسجد احمدیہ پشاور کے ملحق مکان میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے مسجد کے موذن میاں نثار احمد خان صاحب جل کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں اس صدمہ پر مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ الحمد للہ کہ مسجد احمدیہ کو کوئی نقصان [illegible]

فوجی احباب کے لئے

جو احباب فوجی ملازمت سے سبکدوش ہو کر واپس آچکے ہیں۔ وہ اپنا مکمل پتہ جہاں اب رہائش رکھتے ہیں نظارت بیت المال کو بھجوا دیں۔ تا ان کے موجودہ پتہ پر ان سے خط و کتابت کرکے ان کے چندہ جات لازمی کا حساب کتاب کیا جاسکے۔ (ناظر بیت المال)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات

مندرجہ ذیل ہدایات حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہٖ نے چودھری [illegible] احمد صاحب واقف زندگی کو ان کی انگلستان روانگی سے قبل لکھ کر عطا فرمائیں۔ جو افادۂ عام کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ (ادارہ)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

آپ واقف زندگی ہیں۔ تعلیم یافتہ ہیں۔ ایک فن جانتے ہیں۔ نوکری کرتے یا اپنا کام کرتے۔ تو اپنی حد کے اندر دنیا کماتے۔ رشتہ داروں کی ترقی کا موجب ہوتے۔ لیکن اب آپ نے خدا تعالیٰ کے لئے اپنے ارادوں کو قربان کر دیا ہے۔ یہ نازک مرحلہ ہے۔ ایک قدم اِدھر سے اُدھر ہو کر قعر مذلت میں گرا سکتا ہے۔ اپنے عہد پر قائم رہیں۔ تو دین و دنیا آپ کی ہے۔ اس میں ذرا سی لغزش ہو۔ تو تباہی اور بربادی ہے۔ آپ نے دین کے لئے زندگی وقف کی ہے۔ لیکن آپ کو تجارت کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ یہ عجیب بات نہیں۔ ساری فوج لڑے تو شکست یقینی ہے۔ کچھ لوگ گولہ بارود بناتے ہیں۔ کچھ روٹی پکاتے ہیں۔ کچھ بندوقیں تیار کرتے ہیں۔ کچھ کپڑے کچھ بوٹ کچھ موٹر بناتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے کام پر خوش نہ ہوں۔ اور جوش سے اور حسب ضرورت بلکہ زائد از ضرورت کام نہ کریں۔ تو لڑائی میں شکست یقینی ہے۔ ان کے بغیر سپاہی قیدی ہے۔ مقتول ہے فاتح اور غالب نہیں۔ پس آپ کا کام مبلغوں سے کم نہیں۔ مبلغ اپنی جگہ پر لڑتا ہے۔ آپ لوگ ساری دنیا میں تبلیغ پھیلانے کا ذریعہ بنیں گے۔ پس اپنے کام کو وسیع کریں۔ اپنے نفع کو کروڑوں۔ اربوں اور پھر کھربوں تک پہنچائیں۔ تاکہ سینکڑوں سے ہزاروں۔ ہزاروں سے لاکھوں مبلغ مقرر ہوں۔ اور کروڑوں کے بعد اربوں ٹریکٹ اور کتب ہر سال شائع اور تقسیم ہوں۔

اپنے حوصلہ کو بلند کریں۔ چھوٹی کامیابیوں پر خوش نہ ہوں۔ دنیا کی فتح اپنا مقصود بنالیں۔ دنیا کو دنیا نے اپنے لئے ہزاروں سال کمایا ہے۔ اب کیوں نہ سب تجارت اور صنعت دین کے لئے فتح کرلی جائے۔ تاکہ یہ ذاتی جھگڑے بالکل ختم ہو جائیں۔ کمیونسٹ قوم کے لئے لیتے ہیں۔ اور اس طرح ذاتی لڑائی کو قومی لڑائی میں بدل دیتے ہیں۔ اور چونکہ قومیں نہیں بدلتیں۔ لڑائی کی بنیاد ہمیشہ کے لئے قائم کر دیتے ہیں۔ لیکن ہم اگر تجارت و صنعت کو مذہب کے لئے جیت لیں گے۔ تو لڑائی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ مذہب بدل سکتا ہے۔ اور اسلام تبلیغی مذہب ہے۔ جب سب لوگ ایک مذہب کے ہو جائیں گے۔ اور تجارت مذہب کے ہاتھ میں ہوگی۔ تو دین و دنیا ایک ہی ہاتھ میں جمع ہو کر لڑائی کا خاتمہ کر دیں گے۔

مطالعہ وسیع کریں۔ صرف ایک تاجر نہیں ایک ماہر اقتصادیات کا درجہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

صرف ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ہی تجارت وسیع کرنے کا سوال نہیں۔ اپنے مغربی مشنوں سے تبادلہ خیالات کرکے وہاں تجارت کو وسیع کیا جاسکے۔ تو اسے بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ ہماری غرض عقل کے ساتھ سوچ کر ساری دنیا کی تجارت پر قبضہ کرنا ہے۔ اور کوشش کرنا ہے۔ کہ تبلیغ اسلام اور بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے اس قدر روپیہ کمالیں۔ کہ روپیہ اور مال کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ صرف سماوی آفات رہ جائیں۔ ارضی آفات کا خاتمہ ہو جائے۔ اور سماوی آفات دل کی اصلاح سے دور ہو سکتی ہیں۔ ان کا دور کرنا آسان ہے۔ کہ اس کا روکنا رحیم و کریم خدا کے ہاتھ میں ہے۔

افسروں کی اطاعت باقاعدہ رپورٹ کام کے اہم جزو ہیں۔ جو اس میں غفلت کرتا ہے۔ اس کا سب کام عبث جاتا ہے۔ دعا۔ عبادت۔ دیانت۔ امانت۔ محنت۔ تعاون باہمی ضروری امور ہیں۔ ان کے بغیر دین نہیں دین کا چھلکا انسان کے پاس ہوتا ہے۔ اور چھلکا کوئی نفع نہیں دیتا۔ والسلام

خاکسار (دستخط مبارک) **مرزا محمود احمد** (خلیفۃ المسیح الثانی)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَالنَّاصِرُ

فولاد اور ایلائیز تیار کرنے والی کمپنی!

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احباب الفضل میں یہ اعلان پڑھ چکے ہیں کہ کشید روغن کی کمپنی رجسٹری ہو چکی ہے۔ اور اب اس کے حصے تقسیم کرنے کے لئے ڈائرکٹروں کی مجلس ہو رہی ہے۔ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے صرف پانچ لاکھ تک کی رقم کے حصے فروخت کئے جا سکتے ہیں۔ جب تک حکومت ہند سے زیادہ حصول کی اجازت نہ لی جائے۔ اس لئے سردست ایک لاکھ پچاسی ہزار کے حصے کمپنی چلانے والوں کے سوا دوسرے لوگوں کو دئیے جائیں گے۔ عنقریب حکومت سے اجازت کی درخواست دی جائے گی۔ اور اجازت ملنے پر مزید حصے تقسیم کئے جائیں گے۔

تجارتی کمپنی جس کا اعلان میں پہلے کر چکا ہوں۔ اس کے رجسٹری کے کاغذات تیار ہو رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ ایک ماہ تک وہ بھی رجسٹری ہو جائے گی۔ اور پھر اس کے حصے تقسیم ہوں گے۔ ایک ماہ تک انشاء اللہ اس کا اعلان ہو جائے گا۔

اب ایک تیسری کمپنی کے متعلق ریسرچ لیبارٹری غور کر رہی ہے۔ یہ کمپنی فولاد اور ایلائیز بنانے کے لئے قائم کی جائے گی۔ اس کی سکیم پر غور ہو رہا ہے۔ اور اس کی سکیم بنتے ہی اس کا اعلان ہو جائے گا۔ لیکن جلسہ پر کئی دوستوں نے شکایت کی کہ انہیں وقت پر اطلاع نہیں ملی۔ اور وہ پہلی کمپنیوں میں حصے نہیں لے سکے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعے سے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ جو لوگ اس کمپنی میں حصے خریدنے چاہیں۔ وہ محکمہ تجارت کو اپنے ارادہ سے جلد اطلاع دے دیں۔ کہ وہ کس قدر رقم کے حصے خریدنے چاہتے ہیں۔

اس وقت ہندوستان میں اچھا فولاد تیار نہیں ہوتا۔ حالانکہ ریلوں، پلوں اور انجنوں اور اوزاروں کے بنانے کے لئے بڑی مقدار میں فولاد کی ضرورت ہے۔ اور کروڑوں روپیہ کا فولاد ہر سال ہندوستان میں خرچ ہوتا ہے جس کا بہت سا حصہ ہندوستان میں باہر سے آتا ہے۔

یہ کام بہت اہم ہے۔ اور کروڑوں روپیہ تک کا کاروبار اس صنعت میں کیا جا سکتا ہے۔ اور بہت فائدہ کی امید ہے۔ یہ کمپنی اگر عمدگی سے چلائی جائے تو اس میں بہت فائدہ کی امید ہے۔ اور اس میں بہت بڑا سرمایہ لگایا جا سکتا ہے اور ہندوستان کی آئندہ صنعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں ترقی کی بہت زیادہ امید ہے۔ اس وقت اچھا فولاد صرف ٹاٹا کمپنی بناتی ہے۔ جو اربوں روپیہ کا کاروبار کرتی ہے۔ اور ہندوستان کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی کمپنی ہندوستان میں نہیں جو اچھا فولاد تیار کرتی ہو۔ مگر ہماری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا خیال ہے کہ وہ نہایت اعلیٰ فولاد اور دوسرے مختلف ایلائیز تیار کر سکتی ہے۔ جو ملک کی صنعت میں بہت بڑی مدد ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جماعت کو اس میں روپیہ لگانے کا خاص موقعہ ہے پہلے اس کے بھی پانچ لاکھ کے حصے فروخت ہوں گے۔ اور پھر گورنمنٹ کی منظوری سے اس رقم کو بڑھا دیا جائے گا۔ یہ کام قادیان میں ہی شروع کیا جائے گا۔ اور اس کے ماہرین کے تیار کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو پہلے کاموں میں حصے نہیں ملے۔ یا جو مزید روپیہ لگانا چاہتے ہوں وہ جلد اپنے فیصلے سے وکیل تجارت کو اطلاع دیں۔ یہ بات یاد رہے کہ یہ اعلان قانونی نہیں۔ قانونی اعلان کمپنی کے رجسٹرڈ ہونے پہ ہوگا۔ اور غالباً تکمیل پہ اس میں پچاس لاکھ تک سرمایہ گورنمنٹ کی اجازت سے لگایا جائے گا۔

خاکسار مرزا محمود احمد

قائدین و زعماء صاحبان مجالس خدام الاحمدیہ

دسمبر ۱۹۴۶ء کے پہلے عشرہ میں آپ کی خدمت میں ایک چھٹی بدیں عنوان "خدام الاحمدیہ مشورہ دیں" بھجوائی گئی تھی۔ اور درخواست کی تھی کہ اس کا جواب ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء تک بھجوا دیں تا صدر محترم کی اجازت سے معاملہ مجلس عاملہ مرکزیہ میں رکھا جا سکے۔ اور پھر منظور کردہ فیصلہ کا نفاذ ہو سکے۔ لیکن افسوس کہ اس وقت تک صرف چند مجالس نے اپنے مشورہ سے نوازا ہے۔ امید ہے آپ اس بارہ میں جلد کارروائی فرما کر اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ خدام کے مشورہ سے مستفید فرمائیں گے۔

بعض مجالس نے مشورہ میں یہ بھی کہا کہ "انصار احمدیہ سے عطایا کے وصول کرنے کی سعی کی جائے۔" سو عرض ہے کہ اپنا بوجھ خود اٹھانا ہی مومن کی اصل شان ہے۔ اور ساتھ ہی عرض ہے کہ جو تجویز رکھی گئی ہے۔ وہ صرف اس سال کے لئے ہے۔ یعنی صرف اس ایک سال میں ایک ماہ کی آمد کا پندرہ فیصدی ہر خادم دے۔ یعنی جس خادم کی سالانہ آمد ۱۰۰ روپیہ ہو وہ اس میں سے صرف پندرہ روپے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اس سال دے دے تا تمام اخراجات مرکزیہ پورا کیا جائے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

درخواست دعاء

خاکسار کا بڑا لڑکا بعمر ڈیڑھ سال عرصہ سے ملیریا اور کھانسی سے بیمار رہتا ہے اور بہت نحیف و کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد صدیق امرتسری انچارج سیرالیون احمدیہ مشن

ایبے سینیا میں ملازمت

جماعت کے کثیر تعداد احباب نے ایبے سینیا آنے کی خواہش کی ہے۔ ان کی درخواستیں قریباً پچاس سے زیادہ آ چکی ہیں۔ فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل مطلع کرتا ہوں کہ گورنمنٹ آف ایبے سینیا نے تجربۃً چند سکول ماسٹر اور چند ڈاکٹروں کو جماعت احمدیہ ہندوستان سے منگانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور احباب کو آرڈر بھی چلے گئے۔ جن کی تعداد حسب ذیل ہے پانچ ڈاکٹروں کی درخواستیں منظور ہوئیں۔ اور تین احمدی گریجویٹ اور ایک ایم۔ اے۔ احباب کی درخواستیں منظور اور کرایہ کا بھی انتظام ہو گیا۔ مگر افسوس کہ صرف دو ڈاکٹر صاحبان یہاں پہنچ سکے۔ اور ایک ان میں سے واپس تشریف لے گئے۔ اور سکول ماسٹروں میں سے صرف ایک صاحب تشریف لائے۔ اس لئے اب گورنمنٹ کسی مزید درخواست پر غور کرنے کو تیار نہیں۔ مزید عرض ہے کہ اگر کوئی دوست اپنے طور پر آنا چاہیں تو موجودہ قانون یہ ہے کہ پچاس پونڈ برٹش تو نصل مقیم ادیس ابابا کو پیشگی بھیجنے پر ایبے سینیا میں داخلہ کی اجازت بھیجی جا سکتی ہے۔ اور پھر یہاں پہنچنے پر کام پر لگ جانے پر رقم چند ماہ تک

کارخانہ کشیدروغن میں واقفین کا حصہ

جن واقفین زندگی نے کارخانہ کشید روغن میں حصہ لیا ہے۔ وہ اپنے نام رقم ولدیت اور مقام سے دفتر ھذا کو فوراً اطلاع دیں۔ یہ ضروری ہے۔ کہ نام پتہ اور رقم صاف خوشخط حروف میں لکھا جائے۔ تاکہ نوٹ کرنے میں آسانی رہے (وکیل الصنعت تحریک جدید)

اسلام کا آرتھک ودھان

یعنی

اسلام کا اقتصادی نظام (ہندی)

ہندی دان دوستوں کے مطالعہ کے لئے کرشن سندیش (ٹریکٹ سیریز)۔ کے پہلے نمبر میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے متذکرہ الصدر لیکچر کا ہندی ترجمہ دیا گیا ہے۔ دوسرے نمبر میں کیہ نزم والا حصہ شائع ہو گا۔ احباب جماعت اس کی کثرت سے اشاعت کریں:۔ سالانہ قیمت صرف تین روپیہ (مینیجر کرشن سندیش ٹریکٹ سیریز)

وصیتیں

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع کر دے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۸۱۳ منکہ رحمت بی بی زوجہ علی محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن کھماچوں ڈاک خانہ نبگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۴۶ ؍ ؍ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حق مہر ۳۲/ روپے جو میں نے وصول کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ زیورات حسب ذیل ہیں۔ انام طلائی وزنی یک تولہ ڈنڈیاں طلائی چار عدد وزنی دو تولے بازسیب نقرئی وزنی تیس تولے کل قیمتی ۷۷/- روپے۔ باقی نقد ۶۲۳/ روپے میرے پاس ہیں۔ آئندہ جو جائداد میں پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ۔ رحمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ علی محمد خاوند موصیہ

گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

ع ۹۸۱۶ منکہ عائشہ بی بی زوجہ چوہدری سلیمان صاحب مرحوم قوم گوجر عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن کریم پور ڈاکخانہ نوان شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۴۶ ؍ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ جو میرے لڑکے محمد لقمان نے مجھے دینا ہے۔ یہ رقم اس کے ذمہ قرضہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی جائداد نہیں۔ زیور بھی کوئی نہیں۔ حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ مذکورہ بالا رقم ۲۰۰/-/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ:۔ عائشہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ محمد لقمان پسر موصی۔ گواہ شد محمد عیسٰی نمبردار و امیر جماعت احمدیہ کریم پور۔ گواہ شد:۔ محمد لقمان پسر موصی

ع ۹۸۱۹ منکہ محمد رشید الدین ولد محمد عزیز الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۴۶ ؍ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۰۰/- روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ محمد رشید الدین موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد الدین برادر موصی دارالرحمت۔ گواہ شد:۔ احمد علی اسسٹنٹ ماسٹر حال دارالفضل قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسیشن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹاپ تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور ائنگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

تبلیغ کی ایک آسان راہ

جو دوست خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی کسی نہ کسی سبب سے خود تبلیغ نہیں کر سکتے اور اسلام کا یہ اہم فرض ابھی ادا کرنا چاہتے ہوں وہ ہم کو ان لوگوں کے پتے روانہ فرمائیں جنکو وہ تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ اور ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ روانہ کریں ہم انکو براہ راست اردو انگریزی تبلیغی ٹریکٹ روانہ کرینگے اگر وہ پتے روانہ نہیں کر سکتے۔ تو جسقدر رقم تبلیغ کیلئے خرچ کرنا چاہتے ہوں۔ خواہ ایک ہی روپیہ ہو۔ ہم کو روانہ فرمائیں۔ ہم اس کے عوض اپنے بیرونی مشنوں کو رعائتی قیمت سے مناسب لٹریچر بذریعہ رجسٹری روانہ کرتے رہینگے۔ جنکی وہاں اشد ضرورت ہے اور جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ انکے نام اور ان کی رقم کی فہرست حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں برائے دعا پیش کیجائیگی۔ انشاء اللہ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت رشتہ

ایک بیس سالہ خوش شکل نوجوان قوم جٹ باجوہ کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی کم از کم میٹرک پاس عمدہ صفات سے متصف ہو۔

احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

الصر معرفت مینیجر الفضل قادیان

ضرورت

Sind vegetable oils and Allied Products

لمیٹڈ) کے لئے ایک تعلیم یافتہ اور با رسوخ آدمی جو لمیٹڈ کمپنی کے ابتدائی کام کو چلانے کے لئے مفید ہو سکتے اور سابقہ تجربہ اور سرٹیفکیٹ اگر ہوں تو اپنی درخواست کے ہمراہ بھجوائے جائیں۔ درخواست کے ہمراہ امیر جماعت کی تصدیق ہونا لازمی ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائیگی

وکیل الصنعت و التجارت تحریک جدید

معجون عنبری

دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات و کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے کہ دو تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو شش کر کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے آپ پیاد کر لیجئے ایک شیشی میں آپ کے خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ گھنٹوں تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو شگفتہ گلاب کے پھول کے سرخ و شاداب بنادیگی۔ مقوی باہ اس قدر ہے کہ آپ حیران رہ جائینگے۔ قیمت فی شیشی چار روپے فہرست مفت منگا لیے۔

مولوی حکیم ثابت علی مینیجر بان محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ گکروں نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ کیلئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام کام کرنیوالے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ اور آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

بیس سال کے پڑھنے سے پڑے امراض آسانی سے اکھڑ جاتے ہیں

گھر بیٹھے آسان گھریلو بوٹانیکل علاج کے ڈاکٹر و حکیم بن کر خود فائدہ اٹھائیں اور ہزاروں کو فائدہ پہنچائیں دیہات میں ڈاکٹر و حکیم کی محتاجی باقی نہیں رہتی۔ ہزار ہا روپوں کی دولت ہے اس علاج کی بینظیر خوبی یہ ہے کہ اسمیں ضرر کا شبہ ہی نہیں اور نہ غلط تشخیص کا اندیشہ ہے۔ کورس بزبان اردو بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے۔ (انچارج بی ہیرالو ۹ / ۷ ۵ نازی پورہ گلبرگہ شریف دکن)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اسلام .... اور .... مساوات

بہترین **ٹارچ** بنانیوالا کارخانہ

جہاں مالک اور مزدور ایک ہی صف میں کام کرتے ہیں۔

سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان

Sole Distributors
1/8 Dominion Agencies
Qadian

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ مینیجر

روپ سنوار کریم۔ چھائیوں کیلوں دھبے، اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج قیمت عہ فی شیشی

حمیدیہ فارمیسی قادیان

رشک چمن سینٹ: دلکش و مفرح خوشبو ہر قسم کے عطر حاصل کریں قیمت فیتولہ اول درجہ ۱۰/ دوم درجہ ۵/ روپیہ

پیرس گولڈ کریم جلد ملائم اور خوبصورتی رکھنے کیلئے بہترین چیز ہے۔ قیمت ۱۲ ایجنٹس اور ڈیلرز کمیشن کیلئے بذریعہ خط و کتابت کریں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۳ جنوری:- بمبئی میں آج مسٹر سبھاش چندر بوس کی یوم پیدائش کے موقع پر فساد ہو گیا۔ فریقین نے ایک دوسرے پر آزادانہ حملے کئے۔ آخر پولیس نے کئی بار گولی چلائی۔ اور بمشکل ہجوم کو منتشر کیا۔ شہر میں فوج بلا لی گئی ہے۔ سب کارخانے اور ریلیں بند ہیں۔

کلکتہ ۲۳ جنوری:- آج شہر میں امن و امان ہے۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری: حکومت ہند کے محکمہ خوراک نے صوبائی حکومتوں اور ریاستوں سے مشورہ کرنے کے بعد غلہ والوں کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

کراچی ۲۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ اسمبلی کا بجٹ سیشن ۶ فروری کو شروع ہوگا۔

کراچی ۲۳ جنوری:- کراچی کارپوریشن نے حکومت سندھ سے ۲۲ لاکھ روپیہ قرض طلب کیا ہے۔ چھ لاکھ روپیہ اس نقصان کی تلافی کے لئے طلب کیا ہے جو جنگ کے دوران میں ملٹری کی ٹریفک کی وجہ سے سڑکوں کو پہنچا۔

پیرس ۲۳ جنوری:- فرانس میں نئی کولیشن وزارت مرتب ہو گئی ہے۔ اس میں پانچ کمیونسٹ ممبر شامل ہوں گے۔

پیرس ۲۳ جنوری: فرانسیسی گورنمنٹ نے جرمنی کے آئندہ ڈھانچے کے متعلق ایک خفیہ میمورنڈم مرتب کیا ہے جسے ماسکو میں ہونے والی وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں پیش کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان دوستانہ معاہدہ کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ اب آخری مراحل میں سے گزر رہی ہے اب معاہدہ کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ ۲۳ جنوری:- کل مختلف علاقوں میں پھر معمولی جھگڑے ہوئے۔ طلباء نے ٹریفک روکنے اور گاڑیوں کو آگ لگانے کی کوشش کی جس پر پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ نو ۱۹ اشخاص اس کی وجہ سے مجروح ہوئے۔ ۵۰ گرفتاریاں عمل میں آئیں یونیورسٹی کے علاقہ میں طلبہ نے مظاہرہ کیا:-

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ حکومت ہند نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ لوٹ مار کرنے والے قبائل پر فوج کشی کرنے کے لئے صوبہ سرحد کے ضلع ہزارہ میں اوغی نامی گاؤں میں جو فوجی دستے بھیجے گئے تھے۔ انہیں اب واپس بلایا جا رہا ہے۔ کیونکہ ان قبائل نے حکومت کی طرف سے عائد کردہ شرائط بڑی حد تک پوری کر دی ہیں۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد ممبر حکومت ہند نے اپنے محکمہ کے سیکرٹری کی معرفت ان فوجی دستوں کی تعریف کی ہے۔ اور شکریہ ادا کیا ہے۔ جنہوں نے پچھلے دنوں کراچی کی بندرگاہ میں مزدوروں کی ہڑتال کے موقع پر جہازوں سے اناج اتارنے کا کام کیا تھا۔

جماعتوں کی خاص توجہ کیلئے ایک نہایت ضروری اعلان

مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے

ہر اس شخص کو جو احمدیت کا حلقہ بگوش ہے معلوم ہونا چاہیئے کہ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں خواہ وہ تحریک جدید کے دور اول کے تیرھویں سال کا مجاہد ہو۔ یا دفتر دوم کے سال سوم میں شامل ہو رہا ہو۔ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کا سپاہی ہے۔ اس جہاد کی شمولیت سے وہی گریز کریں گے جن کے دل میں مرض ہو۔ ان کے پاس اگر کروڑوں روپیہ بھی ہو۔ تب بھی وہ کہیں گے کہ کھانے کو ملتا نہیں چندے کہاں سے دیں لیکن مومن کے پاس اگر کچھ بھی نہ ہو تو وہ کہے گا کہ بسم اللہ میں حاضر ہوں۔ کیونکہ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا خواہ اس کے سامنے کیسی ہی مشکل کیوں نہ پیش ہو"

پس ہر احمدی جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے۔ جس طرح اس کے ماں باپ یا بیوی بچوں کا حق ہے۔ اسی طرح خدا کا بھی اس میں حق ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے اس جہاد میں شامل ہونا چاہیئے۔ دفتر اول کے تیرھویں سال والوں کو تو اپنے وعدے بارھویں سال سے نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے امام کے حضور پیش کرنے ہیں۔ اور دفتر دوم کے سال سوم والوں کو اپنے وعدے شاندار پیش کر کے ثواب لینا چاہیئے۔ جماعتوں کے عہدہ داران خصوصاً امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تحریک جدید خاص توجہ فرما کر اپنی ہر دو فہرستیں جلد سے جلد براہ راست حضور کے پیش کریں۔ مگر وعدوں کی آخری تاریخ دس فروری ہے۔ حضور کا ۱۷ جنوری کا خطبہ بھی جو ابھی شائع نہیں ہوا۔ تحریک جدید کی شاندار قربانیوں پر مشتمل ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

ہزارہ ۲۳ جنوری۔ ضلع ہزارہ میں قبائلی لوٹ مار کے سلسلے میں جن لوگوں کو نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ ان کی مدد کے لئے بمبئی کی ہزارہ ریلیف کمیٹی نے ایک رقم ارسال کی ہے جو ان لوگوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم نے اس سلسلہ میں بمبئی ہزارہ ریلیف کمیٹی کا شکریہ ادا کیا ہے اور اس رقم کو تقسیم کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

کراچی ۲۳ جنوری۔ اس وقت کراچی کی بندرگاہ میں غیر ممالک سے آنے والے اناج کے دس جہاز کھڑے ہیں۔ ان میں سے قریباً سب اناج اتار لیا گیا ہے اور اب ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۳ جنوری امریکہ کے کھیتی باڑی کے محکمہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ امریکہ سے زیادہ سے زیادہ اناج دیگر ممالک میں بھیجنے کی کوشش کی جا رہی ہے موجودہ پروگرام کے مطابق ۳۰ جون تک ۵۵ کروڑ بشل اناج اس سلسلے بھیجا جائے گا۔ ہر ماہ قریباً ۱۵ لاکھ ٹن اناج باہر بھیجا جائے گا

پٹنہ ۲۳ جنوری: عبد الغفار خان نے صوبہ بہار کے فساد زدہ رقبہ کا دورہ کرتے ہوئے ایک تقریر کی جس میں آپ نے کہا بہار کے ہندوؤں نے مسلمانوں کو قتل کر کے ہندوستان کے دشمنوں کے ہاتھوں کو مضبوط کر دیا ہے۔ حالات خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن یہاں کے مسلمانوں کو اس صوبہ سے جانے کا خیال ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح اس صوبہ میں مسلمانوں کی حالت اور زیادہ خراب ہو جائے گی۔

شیلانگ ۲۳ جنوری:- آسام گورنمنٹ اسمبلی میں بکری ٹیکس کا ایک بل پیش کر رہی ہے جس کے ذریعے عیش و آرام کی اشیاء پر معقول ٹیکس لگا دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری:- کل صوبہ کے ہڑتال کرنے والے ٹیچروں کے ایک وفد نے حکومت ہند کے تعلیم ممبر ابو الکلام آزاد سے ملاقات کی اور بتایا۔ کہ کسی وجوہ کی بناء پر ہڑتال ابھی تک جاری ہے۔

بمبئی ۲۳ جنوری: حکومت بمبئی نے جرائم پیشہ قبائل کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ صوبہ کے وزیر اعظم اور ہوم ممبر بھی اس کے ممبر ہوں گے۔

دہلی ۲۳ جنوری:- ہری جن سیوک سنگھ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر برلا کو متفقہ طور پر آئندہ سال کے لئے اپنا صدر منتخب کیا گیا۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین کی فیڈریشن کا ایک ضروری اجلاس ۱۶ فروری کو ہوگا۔ دیوان چمن لال صدر فیڈریشن نے ایک بیان میں کہا گذشتہ سال محکمہ کے ملازمین کی ہڑتال کے موقع پر عارضی طور پر جن مراعات کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان کی میعاد ختم ہو رہی ہے۔ اگر حکومت نے تنخواہ کمیشن کے آخری فیصلہ تک سب مراعات کا اعلان نہ کیا تو نازک صورت حالات پیدا ہو جائے گی:-